عبیداللہ لطیف چھتوی

مولانا محمد یحییٰ خلیق رحمۃ اللہ علیہ ایک عالم باعمل

مولانا محمد یحییٰ خلیق رحمۃ اللہ علیہ ایک ملنسار، خوش اخلاق اور ہنس مکھ انسان تھے اور بلا تخصیص اہل حدیث کی ہر جماعت میں دعوتی پروگراموں میں شرکت کرتے اور اپنے مخصوص انداز میں دعوت دین پیش کرتے ہوئے لوگوں کے دلوں کو موہ لیتے۔ مولانا محمد یحییٰ خلیق رحمۃ اللہ علیہ رشتہ میں راقم کے انتہائی قریبی عزیز بھی تھے۔ جب کبھی راقم کے گاؤں چک نمبر ۳۶ گ۔ب میں تشریف لاتے تو راقم کے گھر ضرور آتے اور والد محترم کی وفات کے بعد تو مولانا اکثر راقم کو اپنے پاس بٹھا کر نصیحت کیا کرتے کہ بیٹا اپنی والدہ کی خدمت کرنا اور والدہ کو تنگ نہ کرنا اور نماز کی پابندی کرنا اور اپنی زندگی کو دین اسلام کے مطابق گزارنے کی کوشش کرنا۔

مولانا یحییٰ محمد خلیق رحمۃ اللہ علیہ نے ایف اے، فاضل عربی، فاضل درس نظامی، فاضل وفاق المدارس السلفیہ کی ڈگریاں حاصل کی ہوئی تھیں۔ مولانا صاحب کے والد محترم کا نام کرم دین تھا۔ مولانا کی ولادت یکم مئی ۱۹۴۲ء بمطابق ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ بروز جمعۃ المبارک بمقام ویرووال تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر (انڈیا) میں ہوئی تھی۔

مولانا محمد یحییٰ خلیق رحمانی ایک علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ الحاج عبدالرحمان ویرووالوی آپ کے دادا محترم اور مولانا فتح الدین مرحوم آپ کے تایا تھے۔ حکیم ابراہیم حافظ آبادی آپ کے چچا تھے۔ قاری محمد اسماعیل اسد چچازاد بھائی اور حافظ عبدالرزاق سعیدی مہتمم جامعہ رحمانیہ منڈی فاروق آباد بھی آپ کے عم زاد ہیں۔ لیکن ان کی آپس میں مثالی محبت کی وجہ سے لوگ دونوں کو سگے بھائی ہی سمجھتے ہیں۔

قیامِ پاکستان کے بعد اچانک والدین کا سایہ سر سے اُٹھ گیا تو آپ کے چچا جناب میاں جان محمد ڈ
ملاسنگھ والوں نے مڈل تک تعلیم دلوائی۔ چونکہ خاندان میں دینی ماحول تھا' اس لیے حصول علم کے لیے ۱۹۵۶
میں دارالحدیث محمدیہ حافظ آباد کا رخ کیا۔ اس کے بعد دارالقرآن والحدیث فیصل آباد' دارالحدیث رحما
کراچی' دارالعلوم تقویۃ الاسلام غزنویہ لاہور' دارالحدیث ڈپٹی باغ سیالکوٹ اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں
زیر تعلیم رہے۔ کراچی سے سند فراغت حاصل کی' جبکہ سیالکوٹ میں فاضل عربی کی تیاری کی اور اس کے بع
سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں خطیب مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۵ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۶ء میں رش
ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد سانگلہ ہل کو چھوڑ کر آبائی گاؤں ڈیرہ ملاسنگھ نزد منڈی فاروق آباد ضل
شیخوپورہ میں رہائش پذیر ہو گئے۔ ۲۷ جون ۱۹۶۷ء میں آپ نے احباب جماعت بالخصوص خان محمد افضل خا
نذیر احمد ڈوگر اور حافظ عبدالرزاق سعیدی سے مشورہ کرنے کے بعد بے سروسامانی کی حالت میں ایک دی
مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ آپ نے ایک دینی مدرسہ کی تعمیر و ترقی کے لیے قریہ قریہ بستی بستی چکر لگائے۔ بالآخر اللہ
تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملک کا ایک معروف مدرسہ بن گیا۔ طلبہ کی اکثریت اور حالات کے تقاضہ نے فاروق
آباد اڈہ لاریاں منتقل ہونے پر مجبور کر دیا۔ آپ نے اپنا گھر بار چھوڑ کر اس بے آباد جگہ پر دارالعلوم رحمانیہ ب
ڈالا اور تاوقت موت آپ اس مدرسہ کے شیخ الحدیث رہے۔

مولانا محمد یحییٰ خلیق رحمانی نے جن اساتذہ کرام سے شرف علم حاصل کیا' ان میں شیخ الحدیث علامہ محم
یوسف کلکتوی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا حافظ عبدالغفار حسن' مولانا حافظ احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ' شیخ الحدیث مولا
عبداللہ ویروالوی' مولانا عبدالرحمٰن' مولانا معاذ الرحمٰن سرحدی' مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی اور مفتی غلام ربانی
معروف ہیں۔

مولانا محمد یحییٰ خلیق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں کی بھی ایک کثیر تعداد ہے۔ جن میں مولانا منظور احم
گوجرانوالہ' مولانا شفیق الرحمٰن' مولانا عبدالرزاق' ماسٹر محمد یونس' مولانا جان محمد' حافظ سیف اللہ' حافظ محمد خالد او
حافظ عبدالرحمٰن قابل ذکر ہیں۔

درس و تدریس اور وعظ و خطابت کے ساتھ ساتھ آپ تحریر کا بھی ذوق رکھتے تھے۔ (باقی صفحہ 34 پر)